بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۱ | ۱۳ ماہ وفا ۱۳۲۲ ھش | ۱۰ رجب ۱۳۶۲ ھ | ۱۳ جولائی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۶۳

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۲ ماہ وفا ۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق ۱۱ بجے صبح بذریعہ فون اطلاع ملی ہے۔ کہ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ کل دن کا اکثر حصہ ٹمپریچر نارمل رہا۔ آج صبح ۸ ر ۹۷ ٹمپریچر تھا۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سردرد اور متلی کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا بخار تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ چکا ہے۔ مگر نقاہت بہت زیادہ ہے۔ موصوف کی کامل صحت کے لئے دعا کی جائے۔

روزنامہ الفضل قادیان ـــــ ۱۰ رجب ۱۳۶۲ھ

مخالفین کی طرف سے تشدد کا جواب کیا ہونا چاہیئے؟

جیسا کہ احباب الفضل میں شائع شدہ رپورٹوں سے معلوم کر چکے ہیں۔ احمدیت کی مخالفت پھر تیز ہو رہی ہے۔ اور کئی جگہ معاندین نے تبلیغ سلسلہ کو بزور روکنے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ اور احمدیوں پر حملے کر کے تبلیغی جلسوں کو منتشر اور اشاعت حق کو بند کر دینا چاہا ہے۔ جماعت احمدیہ ایک پُر امن تبلیغی جماعت ہے۔ بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان اپنی جماعت کو یہ ہے کہ ؎

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دُکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

پس مخالفت کے اس طوفان میں ہمارا فرض صرف یہ ہے کہ ہر طرح پُر امن رہتے ہوئے اور دشمنوں کے ہاتھوں تکالیف اٹھاتے ہوئے اپنی تبلیغی کوششوں کو تیز تر کر دیں۔ اور زیادہ جوش اور زیادہ توجہ اور سرگرمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچائیں۔ مخالفین کا اپنے ساتھ یہ سلوک دیکھ کر ہمارے دلوں میں ان کے لئے کوئی بغض و عناد یا عداوت و دشمنی کے جذبات نہیں پیدا ہونے چاہئیں بلکہ ہمدردی اور خیر خواہی بڑھنی چاہیئے۔ احباب کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ افغانستان میں جب ہمارے بھائیوں کو سنگسار کیا گیا۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ:-

"ہمیں افغانستان کی گورنمنٹ اور اس کے فرمانروا کے خلاف دل میں بغض نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ اب بھی انکو ہدایت دے۔" (الفضل ۱۱ر اکتوبر ۱۹۲۴ء)

جماعت احمدیہ ساری دنیا کی بھلائی اور ہمدردی کیلئے پیدا ہوئی ہے۔ اور اسے یہ تعلیم دی گئی ہے کہ بد پر رحم کرو۔ اور بدی سے نفرت کرو۔ بدی کو مٹاؤ اور بد کو بچاؤ۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اگر کوئی اس سے بدی سے پیش آتا ہے۔ تو وہ بدی سے نفرت کرتی ہوئی بدی کرنیوالے کیلئے اپنے دل میں ہمدردی اور خیر خواہی رکھتی ہے۔ پس چونکہ بدی کا بدلہ بدی دینے کا خیال دل میں رکھنے کی صورت میں جماعت احمدیہ بدی کو دنیا سے مٹا نہیں سکتی۔ اور اس طرح اپنے مقصد اور مدعا کو حاصل کرنے سے قاصر رہتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ خواہ ایکے ساتھ مخالفانہ سلوک کرنیوالے بدی کو انتہا تک پہنچا دیں۔ وہ پھر بھی انکی خیر خواہی اور بھلائی میں ہی کوشاں رہے۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ بڑی سے بڑی بدی کرنیوالوں کی نسبت بھی ہمارے دل بغض و کینہ سے پاک و صاف ہوں۔

ہمیں اس بات کو کبھی بھی نظر انداز نہ ہونے دینا چاہیئے۔ کہ اس سختی تشدد اور اپنے اوپر ظلم و ستم کا صحیح جواب یہی ہے۔ کہ ہم ان کی ہمدردی کے پیش نظر ان کو جلد از جلد اس ضلالت و گمراہی سے نکالنے کی کوشش کریں جس میں وہ پڑے ہوئے ہیں۔ اور اس تاریکی سے باہر لائیں۔ جو ان سے ایسے افعال کراتی ہے۔ اور ان لوگوں کو جو آج ہمارے خلاف ہیں حقیقت سے واقف کریں۔ اور یہ کام اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک جماعت کا ہر فرد اپنے آپ کو مبلغ نہ سمجھے۔

خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ بارہا بیان فرما چکے ہیں یہ کام اتنا وسیع اور اتنا عظیم الشان ہے کہ تنخواہ دار مبلغین اسے کبھی نہیں کر سکتے نہ ہمارے ذرائع اتنے وسیع ہیں۔ کہ ہم اتنا روپیہ خرچ کر سکیں۔ اور نہ اتنے آدمی مہیا ہو سکتے ہیں۔ اگر تنخواہ دار مبلغوں کے ذریعہ ہی کام کرنا ہو۔ تو پھر ہزاروں سال تک انتظار کرنا پڑے گا۔ مگر ایسا خیال کرنا بھی شدید غلطی ہے۔ حق آگیا ہے۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم دنیا کو اس سے جلد از جلد واقف کریں۔ اور اس راہ میں جو بھی تکالیف آئیں انہیں خوشی سے برداشت کرتے ہوئے آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جائیں۔ اس وقت تک جماعت کو جو ترقی ہوئی ہے وہ یونہی نہیں ہوئی۔ جو لوگ آج اس جماعت میں شامل ہیں۔

سنگاپور کے احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں

ڈلہوزی ۱۱ ماہ وفا ۱۳۲۲ ہش۔ آج پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے ۲ بجے بعد دوپہر فون پر مندرجہ ذیل اطلاع الفضل کے لئے بھیجی گئی۔

ریڈ کراس شملہ نے دشمن کے ملک سے ریڈیو کا پیغام سنا ہے۔ اور اس کی اطلاع تمام جماعت احمدیہ کو دی ہے۔ کہ مولوی غلام حسین صاحب مبلغ اور سنگاپور کے دوسرے احمدی خیریت سے ہیں۔ اس کے لئے جماعت احمدیہ اس کی شکر گذار ہے۔

خاندانِ نبوت میں ولادت باسعادت

یہ خبر خوشی کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ خان محمد عبد اللہ خان صاحب کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۰-۱۱ جولائی ۱۹۴۳ء کی درمیانی شب لڑکا تولد ہوا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برکات کا وارث کرے۔

ہم اس تقریب پر حضرت ام المومنین مدظلہا العالی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت نواب محمد علی خان صاحب، سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور خاندان کے دیگر ممبروں کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

اعلان برائے ملازمت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ جو امیدوار حسب ذیل شرائط پوری کرتے ہوں۔ وہ ذیل کا فارم پر کر کے درخواست معہ تمام نقول سرٹیفکیٹ وغیرہ مصدقہ ۳۱ ماہ وفا ۱۳۲۲ہش مطابق ۳۱ جولائی ۱۹۴۳ء تک بنام قاضی عبد الرحمٰن صاحب پرسنل اسسٹنٹ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجدیں۔ اور نوٹ غور سے مطالعہ کریں۔

خاکسار غلام محمد اختر سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن

فارم درخواست امیدواری

۱۔ نام و ولدیت درخواست کنندہ

۲۔ تاریخ بیعت

۳۔ تاریخ پیدائش

۴۔ خاندانی خدمات سلسلہ

۵۔ امتحان جو پاس کئے ہیں مع سندات

۶۔ خلاصہ سندات و سفارشات

۷۔ صحت

۸۔ کوئی اور قابل ذکر امر

شرائط:۔ (۱) احمدی ہونا لازمی ہے (۲) عمر ۱۸ تا ۳۰ سال ہو (۳) مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات سلسلہ کے متعلق تصدیق کرائی جانے (۴) میٹرک یا اس سے اوپر مولوی فاضل یا جامعہ احمدیہ یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے۔ (۵) مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں بھی لگائی جا سکتی ہیں (۶) صحت کے متعلق ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سرٹیفکیٹ لگایا جا سکتا ہے۔ (۷) شرط ۵،۶ کے علاوہ کوئی اور سرٹیفکیٹ وغیرہ لگائے جا سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے کسی دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی۔ خواہ وہ امیدوار صدر انجمن احمدیہ کی عارضی بورڈ (یعنی ناظر امور عامہ و ناظر بیت المال) کے منظور شدہ ہی ہوں۔ (۲) اسامیاں فی الحال عارضی ہونگی اور ۲۰-۱-۲۵ کے گریڈ میں ابتدائی تنخواہ ۲۰ روپے اور اس کے علاوہ چھ روپیہ ماہوار قحط الاؤنس ہوگا۔ اور آئندہ مستقل اسامیاں پر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جائے گی۔ (۳) جن امیدواروں کی درخواستیں کمیشن منظور کرے گا۔ ان درخواست کنندوں کو تاریخ انتخاب سے اطلاع کر دی جائیگی۔ (۴) کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ سے زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کی کامیابی میں منافی ہوگا۔

دلشکنی

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۱)

رسّی جو ٹوٹ جائے تو ممکن ہے جوڑنا	البتّہ اس میں دیکھو گے تم اک عیاں گرہ
ایسے ہی اک غریب کا جب توڑ دو گے دل	گر جڑ بھی جائے گا۔ تو رہیگی نہاں گرہ

(۲)

دل نہ میرا توڑیو۔ اے دلشکن	گھر ہے یہ اللہ کا۔ میرا نہیں
یاد کر لے قصۂ اصحابِ فیل	اُس کے گھر کو توڑنا اچھا نہیں

وہ پھولوں کی سیجوں پر چل کر یہاں تک نہیں پہنچے۔ بلکہ یہ ترقی دوستوں کے سخت تکالیف اٹھانے کے بعد ہی ہوئی ہے۔ بہتوں کو اس کی خاطر گھر بار چھوڑنا پڑا۔ خاوندوں کو بیویوں سے اور بیویوں کو خاوندوں سے علیحدہ ہونا پڑا۔ باپ کو بیٹوں نے اور بیٹوں کو باپ نے چھوڑ دیا ظالم حکومتوں نے اس کی طرف متوجہ ہونے والوں کو طرح طرح کی تکالیف اور مظالم کا نشانہ بنایا۔ اور مجبور کیا۔ کہ احمدیت کو نہ مانیں۔ مگر وہ پیچھے نہ ہٹے۔ اور مرنے میں انہوں نے وہ لذت محسوس کی جو دنیا کی کسی چیز میں نہیں۔ وہ ہنستے ہوئے ظالموں کے سامنے سر بلند کر کے کھڑے ہو گئے۔ اور سنگدل قاتلوں نے پتھر برسا برسا کر انہیں شہید کر دیا۔ مگر ہر ایک پتھر جو ان پر پڑا اسے انہوں نے پھول تصور کیا۔ بہار میں ایک احمدی خاتون کی لاش کو قبر سے نکال کر کتوں کے سامنے ڈال دیا گیا۔ اور بھی کئی جگہ سخت سے سخت تکالیف پہنچائی گئیں۔ مگر ان سب مظالم نے جماعت کے ایمان کو بڑھایا۔ اور فراخ دل و منصف مزاج لوگوں کو اسکی طرف متوجہ کیا۔

ہمارے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ تبلیغ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہو جانا بلکہ مارے جانا بھی ایک بہت بڑی سعادت ہے۔ اور ایسی باتوں کے خیال سے اس نہایت اہم فریضہ کی ادائیگی سے کبھی غافل نہ ہونا چاہیئے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر عائد ہوتا ہے۔ اور جو جماعت کی پیدائش کی غرض و غایت ہے۔ احمدیت کی شمع پر قربان ہونے والوں کی پاک روحیں ہم سے یہ مطالبہ کر رہی ہیں۔ کہ ہم اس نور کو جلد از جلد دنیا کے کونہ کونہ تک پہنچا دیں (یعنی ہر شہر، ہر قریہ بلکہ ہر گھر کو اس سے روشن کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

۲۵ جولائی ۱۹۴۳ء بروز اتوار یوم التبلیغ برائے مسلم احباب مقرر ہے دوست اچھی طرح نوٹ کر لیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

مصلح موعود ـــــ اور ـــــ جلال الٰہی کا ظہور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جہاں خداتعالےٰ نے ہزارہا کی تعداد میں مبشرات و منذرات اخبار غیبیہ سے قبل از وقت مطلع فرمایا۔ جو دوست و دشمن کے حق میں پوری ہوئیں۔ پوری ہو رہی ہیں۔ اور ادوری ہوتی رہیں گی۔ وہاں اپنی اولاد کے متعلق بھی بشارات ہیں۔ اور خاص طور پر فرمایا کہ میں تجھے اپنے فضل سے ایک لڑکا عطا کروں گا۔ جو صاحب شکوہ و عظمت ہوگا۔ لوگوں کو راہ راست پر لانے کا موجب ہوگا۔ وہ اسیروں کی رستگاری اور بھولے بھٹکوں کی ہدایت کا باعث ہوگا۔ وہ خدا کے عطر سے ممسوح ہوگا چنانچہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"خدائے رحیم وکریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ (جلشانہ وعز اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں تجھے رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ ..... سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ ..... اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ و عظمت و دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا۔ وکان امراً مقضیا" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

جماعت احمدیہ قادیان یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ یہ لڑکا حضور کی اپنی اولاد میں سے ہو چکا ہے۔ اور اس پیشگوئی کے مصداق حضرت فضل عمر مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہیں۔ اور آپ کے وجود میں یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ چنانچہ جب سے آپ مسند خلافت پر متمکن ہوئے ہیں۔ خداتعالےٰ کے فضل اور توفیق سے دن رات اسلام اور احمدیت کی ترقی میں کوشاں ہیں۔ آپ نے اپنے عہد خلافت میں جماعت میں نظام کو قائم فرمایا جماعت کے ہر فرد کی اعلےٰ تربیت کا انتظام فرمایا اور انہیں اعلیٰ اخلاقی معیار پر قائم کرنے کی کوشش فرما کر اپنے فرض ذی کہ ہم کو بااحسن وجوہ پورا کیا۔ اور اپنی جماعت کے تمام افراد کو مذہبی و دنیاوی تعلیم کے حصول کی طرف توجہ دلا کر اور قابل امداد لوگوں کو حصول تعلیم کے لئے امداد کی ذریعہ دے کر دینی و دنیاوی تعلیم کے اعلےٰ معیار پر پہونچایا۔ آپ نے تعلیم قرآن کو جماعت کے افراد کے لئے لازمی قرار دیا۔ اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری فرما کر یعلمہم الکتاب والحکمۃ کے فرض کو نہائت خوبی سے پورا فرمایا۔ آپ نے فریضہ تبلیغ کو اس قدر شاندار طریق سے سرانجام دیا۔ کہ زمین کے کناروں تک تبلیغ احمدیت کو پھیلایا۔ کہ یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ۔ چین جاپان غرضکہ دنیا کے تمام بڑے بڑے ممالک میں احمدیت کے مراکز قائم ہوئے۔ اور ان ممالک میں پرچم اسلام لہرایا۔ اگر ایک طرف امریکہ و انگلینڈ کے گوری نسل کے لوگ آپ کے ذریعہ سے نور ہدائت حاصل کر رہے ہیں۔ تو دوسری طرف افریقہ کے حبشی اور جزائر کے باشندے آپ کے فیضان سے شمع ہدایت پر پروانہ وار جمع ہو کر خدائے واحد کے دین کی خاطر اپنی طاقتوں سے بڑھ کر قربانیاں کر رہے ہیں۔ شرک و کفر کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے آپ کی قوت قدسیہ کے زور سے ان پھندوں سے رہائی پا رہے ہیں۔ اور ضلالت و تاریکی سے نکل کر آستانہ الوہیت پر گر رہے ہیں۔

الغرض اللہ تعالےٰ کے مسیح کی پیشگوئی کے الفاظ اپنی پوری شان کے ساتھ پورے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اہل بصیرت کے لئے اس پیشگوئی کے لفظ لفظ میں دلیل ہے۔ مگر افسوس صد افسوس۔ ان دوستوں پر جو احمدی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خادم کہلاتے ہیں۔ لیکن حضور کی اپنی مبشر اولاد کے متعلق پیشگوئیوں کو پورا ہوتا دیکھتے ہیں لیکن فائدہ نہیں اٹھاتے وہ خدارا ٹھنڈے دل سے اس پیشگوئی کے الفاظ پر غور کر کے حق کو قبول فرمائیں۔ صبح کا بھولا اگر شام کو گھر آ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ وہ اس پیشگوئی کو بنظر غائر دیکھیں۔ اور خصوصاً الفاظ کان اللہ نزل من السماء اور جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ پر غور کریں۔ کہ کس طرح اور کس شان کے ساتھ آپ کے ظہور کے ساتھ خداتعالےٰ کے جلال کا ظہور ہوتا چلا آیا ہے۔ اور چلا آ رہا ہے۔ آپ کے بچپن کے زمانہ میں ہی طاعون اور زلازل کے خطرناک عذاب خداتعالےٰ کے مقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مکذبوں پر نازل ہوئے۔ پھر آپ کی خلافت کے آغاز میں ہی جنگ عظیم کا شروع ہونا اور دنیا پر ہولناک تباہی کا آنا اور ازاں بعد مختلف اوقات میں خطرناک زلازل سے زمین کا تہ و بالا ہونا یہ سب باتیں بصیرت والی آنکھ اور صاحب عقل و دانش انسان کے لئے عظیم الشان دلائل ہیں۔ پھر اور نہیں تو موجودہ عالمگیر جنگ کو ہی دیکھیں۔ کہ کس طرح خداتعالےٰ کی قہری تجلی کا ظہور ہو رہا ہے۔ کس طرح ملک ملکوں پر حکومتیں حکومتوں کے خلاف اور قومیں قوموں کے مقابل جنگ میں چڑھائی کرنے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور اسی تگ و دو میں لکھو کہا جانیں تلف اور بے حساب مال و دولت کا ضیاع ہو رہا ہے۔ کس طرح خداتعالےٰ شرک و کفر کو روئے زمین سے مٹانے کے لئے اور اپنے نام اور اپنی توحید کو غالب کرنے کے لئے سامان مہیا فرما رہا ہے۔ گویا ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ خداتعالےٰ خود نازل ہو کر ان مشرکوں اور کافروں کو گردنوں سے پکڑ کر ایک دوسرے سے جنگ کراتا ہے۔ تا اس طرح سے شرک کا استیصال ہو۔ نیز تمام قومیں جو اپنی طاقت کے بل بوتے پر خدا کو چھوڑ چکی ہیں۔ انہیں اس جنگ کے عذاب میں جھونکے۔ تا خداتعالےٰ کا جلال ظاہر ہو۔ اور لوگ توحید کی طرف مائل ہوں۔ پس حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ کے زمانے میں خداتعالےٰ کے جلال کا ظہور اس بات کی بین دلیل ہے کہ آپ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں۔

صوبہ یو-پی کا کامیاب تبلیغی دورہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے جو تبلیغی وفد صوبہ یو-پی کا دورہ کر رہا تھا۔ لکھنؤ میں اس کی تبلیغی کوششوں کی رپورٹ درج ذیل ہے۔ افسوس کہ رپورٹ جلد شائع نہ ہو سکی (ایڈیٹر)

ملاقاتیں

قریشی مختار احمد صاحب ایم۔ اے سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ کہ ممبران وفد نے بسلسلہ تبلیغ مندرجہ ذیل اکابر سے ملاقاتیں کیں۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب لکھنؤ۔ راجہ صاحب کوٹوارہ راجہ صاحب سلیم پور سب نے سلسلہ کی تاریخ عقائد اور دوسرے حالات کو بڑے غور سے سنا۔ راجہ صاحب سلیم پور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے دلائل بڑے غور کے ساتھ سنتے رہے۔ آپ نے مبلغین سے کہا۔ کہ آپ ماموربن کے دعویٰ کی صداقت کے دلائل قرآن شریف سے بیان فرمائیں۔ مولوی عبدالمالک خانصاحب نے معیار صداقت انبیاء قرآن شریف سے بیان کیا۔ ممدوح بہت متاثر ہوئے۔ اور محبت کے ساتھ فرمایا۔ کہ آپ حضرات مجھے پھر ملاقات کا موقعہ دیں۔ دوسری مرتبہ ہمارا وفد پھر جناب سیٹھ خیرالدین احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کی معیت میں ممدوح کی خدمت میں حاضر ہوا۔ راجہ صاحب بڑی خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ اور خلاف معمول بہت دیر تک مختلف مسائل پر گفتگو فرماتے رہے ڈپٹی کمشنر صاحب لکھنؤ بھی اراکین وفد سے بڑی محبت سے پیش آئے۔ تھوڑی دیر گفتگو کے بعد ہمارے وفد کے امیر مولوی محمد عمر صاحب سے بڑی متانت سے فرمایا۔ کہ آپ نے واقعی بڑی محنت اور استقلال سے کام لیا۔ عربی اور سنسکرت دو مختلف اور اہم زبانوں کا سیکھنا بڑی ہمت ہے۔ راجہ صاحب کوٹوارہ بھی ہمارے وفد سے بڑے اخلاق سے پیش آئے۔

جلسۂ عام

لکھنؤ میں زیر صدارت جناب سید ارشد علی صاحب بڑے پیمانہ پر جلسہ ہوا۔ لاؤڈ سپیکر وغیرہ کا بہت اچھا انتظام تھا۔ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دنیا کی تمدنی زندگی پر احسان" کے موضوع پر ہمارے مقررین کی جو علمی تقریریں ہوئیں۔ خدا کے فضل سے سامعین نے بڑے سکون اور انتہائی انہماک سے سنیں۔ مولوی محمد عمر صاحب اور گیانی عباداللہ صاحب جب گورمکھی میں گورو گرنتھ صاحب اور سنسکرت میں ویدوں کے اصل حوالے پڑھ کر سناتے تھے تو لوگوں کو تعجب ہوتا تھا۔ مولوی عبدالمالک خانصاحب کی تقریر بھی خوب تھی۔ خدا کے فضل سے جلسہ بہت کامیاب رہا۔

رائے بریلی میں جلسۂ عام

رائے بریلی میں جناب بھائی شریف احمد صاحب ایس۔ ڈی۔ او برادر عبدالحمید صاحب احمدی۔ بھائی عبدالعلی صاحب پوروی۔ عزیز عبدالرشید صاحب وغیرہ احمدی دوستوں نے بڑی محبت اور کوشش سے خدمت دین میں حصہ لیا۔ غیر احمدی بھائیوں میں سے جناب عبدالعزیز صاحب ٹھیکیدار اور جناب شمیم احمد صاحب نے ہماری بڑی خاطر و مدارات کی جلسہ کے انتظام اور مہمانوں کی تواضع وغیرہ میں جو حصہ لیا۔ اس کا ہمارے دلوں پر اثر ہے۔ جزاکم اللہ۔ رائے بریلی میں شہر کے خاص حصہ میں ۸ بجے رات کو زیر صدارت جناب سید ارشد علی صاحب جلسہ ہوا۔ سامعین کی تعداد خدا کے فضل سے بہت کافی تھی۔ ہندوؤں میں سے عوام کے علاوہ سنسکرت کے مشہور پنڈت بھی تشریف فرما تھے۔ ہر تقریر خدا کے فضل سے اپنی نوعیت کے لحاظ سے بڑی پُر اثر اور حیرت انگیز ثابت ہوئی۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی علمی بلندی کے اقرار کا احساس پیدا ہو گیا۔ مسلمانوں نے بالخصوص تقریریں بڑے انہماک اور دلچسپی سے سنیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے رائے بریلی کی سعید روحوں میں سلسلے کے متعلق دلچسپی اور اس کی عظمت کا احساس ہو گیا ہے۔

رائے بریلی میں جلسہ کی شرکت کے لئے اور احباب کے علاوہ ہمارے ایک نئے احمدی بھائی شاکر علی صاحب بھی تشریف لے گئے تھے۔ جزاک اللہ۔

لکھنؤ کے جلسہ کے انتظام میں یوں تو خدا کے فضل سے ساری جماعت ہی نے حصہ لیا۔ لیکن خدام الاحمدیہ کے سکرٹری جناب ضیاء اللہ صاحب نے مالی اور عملی خدمت کے لحاظ سے بہت نمایاں حصہ لیا۔ خدا تعالےٰ ہمارے نوجوان بھائی کو خدمت دین کی مزید توفیق عطا فرمائے۔

یوم التبلیغ

۲۳ مئی کو خدا تعالےٰ کے فضل سے غیر مسلموں میں جماعت احمدیہ لکھنؤ نے بڑے اہتمام سے تبلیغ کی۔ تمام احباب نے عام طور پر اور جناب سیٹھ خیرالدین احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لکھنؤ نے خاص طور پر تبلیغ کی۔ سیٹھ صاحب کو خدا تعالےٰ کے فضل سے تبلیغ سے عشق ہے۔ لکھنؤ کے جوار میں بھائی فتح محمد صاحب سیگل نے بخشی کے تالاب پر ایک عام جلسہ کا انتظام کیا۔ قریب قریب کے دیہات میں خوب منادی کرائی گئی۔ جماعت احمدیہ لکھنؤ کی طرف سے سید ارشد علی صاحب کو لیکچر کے لئے وہاں روانہ کیا گیا۔ بعد نماز مغرب ہندو پبلک میں ایک عام جلسہ ہوا۔ سید صاحب نے حضرت کرشن قادیانیؑ کی آمد پر ایک مؤثر لیکچر دیا۔ جسے ہندو معززین نے بڑی توجہ اور محبت سے سنا۔ جلسہ کے اختتام پر بھائی فتح محمد صاحب سیگل نے سامعین میں لڈو تقسیم کئے۔ جلسہ خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔

ضلع شیخوپورہ کا تبلیغی دورہ

قاضی محمد نذیر صاحب اور مولوی عبدالقادر صاحب لائلپوری نے ۱۷ لغایت ۳۰ جون ضلع شیخوپورہ کا جو تبلیغی دورہ کیا۔ اس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے (ایڈیٹر)

دولت پور خاکسار ۱۷ جون کو پہنچا۔ ۱۸ جون کو دن کے وقت انفرادی تبلیغ کی گئی۔ اور جماعت کی مردم شماری کی گئی۔ ۱۸ کی رات کو جلسہ میں وفات مسیح۔ ختم نبوت اور صداقت مسیح موعود کے موضوع پر تقریر کی۔ جس سے حاضرین خدا کے فضل سے بہت متاثر ہوئے۔

کہر توا ۱۹ کو موضع کہر توا میں جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں خاکسار نے احمدیت کے عقائد پر تقریر کی۔ اور شیخ عبدالقادر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت اور بعض آسمانی نشانات کے موضوع پر۔ خدا کے فضل سے یہ جلسہ کامیاب رہا۔ رات کو ایک احمدی دوست کے مکان کی چھت پر جو وسط گاؤں میں تھا خاکسار نے صداقت مسیح موعود پر تقریر کی۔ خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کی مجالس قائم کی گئیں۔ انفرادی تبلیغ بھی کی گئی۔

۲۱ جون مرید کے پہنچے۔ تو وہاں چوہدری محمد خاں صاحب امیر جماعت بیداد پور وارد ہوئے۔ اور انہوں نے جماعت مریدکے سے سمجھوتہ کر کے یہ فیصلہ کیا۔ کہ مریدکے میں جلسہ بیداد پور سے واپسی پر کیا جائے چنانچہ ان کے ساتھ ہم بیداد پور روانہ ہو گئے۔

بیداد پور یہاں ۲۳ جون کو جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقعہ پہ ایک شادی پر کئی غیر احمدی آئے ہوئے تھے۔ جو جلسہ میں شامل ہوئے جماعت قیام پور کے افراد بھی شامل ہوئے خاکسار نے عقائد احمدیت پر تقریر کی اور شیخ عبدالقادر صاحب نے امام مہدی کی

آمد کی علامات بیان کیں۔ خدا کے فضل سے یہ ہر تقریریں دلچسپی سے سنی گئیں

۲۳ رجون کی رات شیخ عبدالقادر صاحب نے ایک مکان کی چھت پر پیدائش انسانی کی غرض کے موضوع پر مؤثر تقریر کی۔

قیام پور ۲۴ رجون کو جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس جلسہ میں بھی گاؤں کے غیر احمدیوں کے علاوہ ایک برات پر آئے ہوئے افراد بھی شامل تھے۔ خاکسار نے دو تقریریں کیں۔ ایک وفات مسیح ختم نبوت اور صداقت مسیح موعود کے موضوع پر اور دوسری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر شیخ عبدالقادر صاحب نے دنیا کے مسلمانوں کی حالت پر اپنی تقریر میں پُر از معلومات تبصرہ کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا ثبوت دیا۔ یہ تقریریں بھی خدا کے فضل سے بہت پسند کی گئیں۔

مریدکے ۲۵ جون کی رات کو جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ جسمیں خاکسار نے صداقت اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ اور بتایا۔ کہ اس زمانہ میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس کے ذریعہ انسان خدا سے تعلق پیدا کر سکتا ہے۔ اور اس سے ہمکلامی کا شرف حاصل کرسکتا ہے۔ دوسرے مذاہب اس پہلو میں بھی اسلام کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ شیخ عبدالقادر صاحب نے صداقت احمدیت کے موضوع پر تقریر کی۔ اور عقائد احمدیت کو مدلل طور پر پیش کیا۔

شیخوپورہ ۲۶ جون کو ہمارا وفد شیخوپورہ پہونچا۔ تو معلوم ہوا وہاں اہل سنت والجماعت نے جلسہ کا اہتمام کر رکھا ہے۔ ہم اس جلسہ میں شامل ہوتے رہے

کالسیاں ۲۸ جون کو ہمارا وفد کالسیاں پہونچا۔ اور ۳۰ جون کی دوپہر تک وہاں انفرادی تبلیغ کا کامیاب سلسلہ جاری رہا۔ اس گاؤں کے لوگوں نے ہمارے عقائد کو نہائت توجہ اور دلچسپی سے سنا۔ اس گاؤں کے ایک مولوی صاحب سے ہمارا تبادلۂ خیالات بھی ہوتا رہا۔ غیر احمدیوں نے اسے برملا کہہ دیا۔ کہ احمدی علماء کی باتیں ہمیں مدلل معلوم ہوتی ہیں۔ اس جماعت کے بعض افراد کو علیحدہ ملکر انکی تربیت کی کوشش کی گئی۔

بھاکا بھٹیاں ۳۰ جون کی شام کو ہمارا وفد بھاکا بھٹیاں پہونچا۔ اور رات کو گاؤں کی مسجد میں خاکسار نے عقائد احمدیت بیان کئے۔ اور ان کے برحق ہونے کے دلائل پیش کئے۔ قاضی محمد نذیر مبلغ سلسلہ

مسلمانوں کے لئے متحدہ تبلیغی دستور العمل

عنوان بالا کے ماتحت روزنامہ احسان نے ایک شذرہ سپرد قلم کیا ہے جس میں حسب معمول اسلام کی ابتدائی شوکت کا ذکر کرنے کے بعد مسلمانوں کی موجودہ بے عملی اور اس کے نتیجہ کے طور پر اُن کی ذہنی طاقتوں کے شل ہو جانے اور مسلمانوں کے اسلام کی صحیح اور اصلی قوت سے بیگانہ ہو جانے پر درد کا اظہار کیا ہے اور اس کے بعد اس کا علاج تبلیغ اسلام بتلایا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ہم صرف ایک ادارہ چاہتے ہیں جس میں مسلمانوں کے تمام فرقے شامل ہوں۔

تبلیغ اسلام بیشک مسلمانوں بلکہ تمام دنیا کی بہبود کا واحد ذریعہ ہے۔ مگر جس طریق پر تبلیغ اسلام کی از سر نو بنیاد ڈالنے کی تجویز کی گئی ہے۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ آج تک جو سبق ہم کو تجربہ یا کتاب اللہ نے دیا ہے۔ اس کی رو سے یہ مجوزین کے بس کا روگ معلوم نہیں ہوتا۔

تجربہ کی بات تو ظاہر ہے کہ اس قسم کی تجاویز بار بار ہوئیں۔ اور ناکام رہیں۔ بعض اوقات عارضی کامیابی بھی ہوئی۔ مگر نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ درحقیقت جب دلوں میں اتحاد نہ ہو۔ تو اعمال میں اتفاق ایک مشکل امر ہے۔

دلوں کو ملا دینا صرف اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ انسان کا دل اللہ تعالےٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ دل مل ہی نہیں سکتے۔ ضرور مل سکتے ہیں۔ اور دنیا نے اس اتحاد کے زرین مظاہرات دیکھے ہیں۔ مگر ملنے کا طریق وہی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے بتلایا ہے۔ جیسے کہ فرمایا:۔ وَكُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا۔ یعنے تم آپس میں دشمن تھے۔ اللہ تعالےٰ نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی۔ اور تم بھائی بھائی ہوگئے۔

آخر یہ کس طرح ہوا۔ کیا کسی انجمن نے مل کر یہ کام کیا۔ یا بطور مداہنت کے ایک دوسرے کے کچھ کچھ عقائد مان لئے گئے۔ نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ نے اپنا رسول بھیجا۔ اور اس کے ذریعہ ان لوگوں میں اتفاق اور قوت عمل پیدا ہو گئے۔ جنہوں نے اپنے خیالات کو اس الٰہی آواز کے ماتحت کر دیا۔ اس سے سب اختلافات مٹ گئے۔ لوگ بھائی بھائی بن گئے۔ یہ ایک دفعہ نہیں ہوا۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب بھی لوگوں میں اختلاف اور انشقاق بڑھا۔ اللہ تعالےٰ نے نبیوں کے ذریعہ اسکو مٹایا۔ اور اختلاف مٹانے کا حقیقی ذریعہ بھی یہی ہے۔ کیونکہ جہاں تک علم اور عقل کا تعلق ہے۔ ہر قوم اور فرقہ میں اہل علم اور اہل عقل موجود ہیں۔ پس اختلاف مٹانے کا حقیقی ذریعہ الٰہی آواز کے آگے سر تسلیم خم کر دینا ہے وبس۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ بعض قارئین کرام کہیں گے۔ کہ میں اس میں احمدیت کو پیش کر رہا ہوں۔ ان کی خدمت میں بادب التماس ہے۔ کہ وہ پہلے اس اصل پر غور کریں جو میں نے پیش کیا ہے۔ اور اگر وہ صحیح ہو اور اس کا اطلاق بھی حمدیت پر ہوتا ہو تو ضد اور بخل کی وجہ سے اس سے الگ رہ کر خدمت اسلام بلکہ خدمت انسانیت کے اس ذریں موقعہ سے محروم نہ رہیں۔ لیکن اگر ان کو یہ پسند نہ ہو۔ تو اس قسم کا کوئی اور مرکز تلاش کرلیں۔ میں ایک دفعہ پھر عرض کروں گا۔ اختلاف مٹانے کا حقیقی ذریعہ صرف ایک اور ایک ہی ہے۔ چنانچہ جب سابقہ کتب اور شرائع کے الفاظ موجود نہ رہے۔ یا مرور زمانہ سے ناقابل عمل ہوگئے۔ تو اللہ تعالےٰ نے جدید شرائع نئے الفاظ کی صورت میں نازل کر دیں۔ لیکن جب ہمارے اس زمانہ میں قرآن کریم کے الفاظ محفوظ رہے یہانتک کہ اسلام کے اشد مخالفین کو بھی اس حفاظت کا اقرار ہے۔ تو یہ ضرورت نہ رہی ہاں جب حسب فرمودہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم معانی میں اختلاف ہوا تو اس اختلاف کو مٹانے کے لئے ایک رسول اللہ تعالےٰ نے قادیان میں مبعوث کیا۔ جس نے معانی کی حقیقت کو بیان کرکے اس اختلاف کو مٹا دیا۔ مگر جیسا کہ پہلے ہوا تھا۔ اس سے فائدہ انہی لوگوں نے اٹھایا۔ جنہوں نے بیان کردہ اصل کے ماتحت اس کو صادق تسلیم کیا۔

پس اگر متفقہ تبلیغ کا کوئی ادارہ قائم ہو سکتا ہے۔ تو مندرجہ بالا اصول کے ماتحت ہی ہو سکتا ہے۔ ہاں جزوی اتفاق مسلمانوں میں ہو سکتا ہے اور وہ مشترک امور میں ہے۔ اگر اس میں اتفاق ہو جائے۔ تو یہ بہت بڑا اتفاق ہوگا۔ اور یہ وہ اتفاق ہے۔ جس کی قرآن کریم نے غیروں کو بھی دعوت دی ہے جیسے کہ فرمایا ہے۔ یا اهل الكتب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم ..... الخ

خاکسار: ملک مولا بخش (پریذیڈنٹ ٹاؤن کمیٹی)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۲۵۸ منکہ طالعہ بی بی بیوہ شرف دین صاحب قوم قریشی عمر ۶۵ سال ۱۸۹۴ء ساکن لاہور ڈاکخانہ دہلن بلڈنگ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اور نہ ہی آمد۔ میں اپنے داماد میاں عبدالعزیز صاحب مغل احمدیہ مبارک منزل لاہور اور ان کے داماد ماسٹر نذیر حسین صاحب محلہ دارالعلوم قادیان رہتی ہوں۔ نابینا ہوں۔ اور بوجہ زیادہ عمر کے کوئی کام نہیں کرسکتی۔ میرا حق مہر ۵۰۰ روپے تھا۔ خاوند غیر احمدی تھا۔ اور ۱۹۲۷ء میں فوت ہوگیا۔ اور حق مہر ادا نہ کرسکا۔ اسوقت میرے پاس طلائی زیورات قیمتی ۵۰/- روپے کے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت یعنی جس کی قیمت پچاس روپے ہے۔ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس میں سے کوئی روپیہ داخل خزانہ کراؤں۔ تو اس قدر روپیہ منہا کردیا جائے گا۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا طالعہ بی بی۔

گواہ شد:۔ ماسٹر نذیر حسین مدرس مدرسہ احمدیہ۔

گواہ شد:۔ میاں عبدالکریم بقلم خود۔

نمبر ۶۵۹۱ منکہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا بڈھا بیگ قوم مغل عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت براہین احمدیہ کا زمانہ۔ ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد صرف ایک مکان ہے۔ جس کی قیمت ۲۰۰/- روپے ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے سوا میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا مرزا احمد بیگ موصی

گواہ شد:۔ مرزا بشیر احمد بقلم خود ۲۱ ۳/۴۳

گواہ شد:۔ محمد یامین تاجر قادیان ۲۱ ۳/۴۳

گواہ شد:۔ مرزا دین محمد بقلم خود۔

گواہ شد:۔ مرزا رشید احمد بقلم خود۔

گواہ شد:۔ مرزا مہتاب بیگ بقلم خود

نمبر ۶۶۰۹ منکہ شاہ دین ولد چوہدری رحیم بخش صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زمین ملکیت خود تقریباً ۵ گھماؤں واقع موضع مذکور ہے۔ جس کی کل قیمت مبلغ دو ہزار روپیہ ہے۔ (۲) زمین جو میں نے رہن لی ہوئی ہے تقریباً چھ گھماؤں گاؤں مذکور میں ہے۔ زر رہن ۲۴۰۰/- روپے ہے (۳) مکان خام واقع گاؤں مذکور قیمتی مبلغ ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ میرے ذمہ جو قرض ہے۔ علاوہ مذکورہ بالا زر رہن میں مبلغ پانچ صد روپیہ میں نے اپنی پہلی بیوی کا زیور فروخت کرکے دیا تھا جو کہ واجب الادا ہے۔ میری دوسری بیوی کا مہر مبلغ ۵۰۰/- میرے ذمہ واجب الادا ہے۔ یہ تمام قرضہ جو کہ مبلغ ایک ہزار ہے مذکورہ بالا جائیداد میں سے منہا کرکے باقی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر بھی ہے۔ جو اس وقت ۳۳/۱۲/- ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کرتا رہوں گا۔ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔

العبد:۔ شاہ دین مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد:۔ تاج الدین لائلپوری۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد ونیس مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔

نمبر ۶۸۰ منکہ مرزا اجمل بیگ ولد مرزا رشید بیگ صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ جون ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اسوقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اسوقت مبلغ ۷۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں انشاء اللہ زر وصیت ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔

میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ مرزا اجمل بیگ قادیان ضلع گورداسپور۔ گواہ شد:۔ مرزا حمید احمد قادیان۔ گواہ شد:۔ مرزا مبارک احمد بیت الحمد قادیان۔

نمبر ۶۸۰۶ منکہ محمد دین ولد احمد دین متوفی قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر تقریباً پچیس ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کریم پور ڈاکخانہ نواں شہر ضلع جالندھر پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۶/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد ہم تین بھائیوں میں مشترکہ ہے۔ جس میں سے میرا حصہ حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائیداد زرعی اراضی تقریباً ۲۴ کنال واقع رقبہ موضع کریم پور تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر۔ جس پر مبلغ آٹھ صد روپیہ نصف جن کے مبلغ چار سو روپیہ ہوتے ہیں۔ قرض ہے۔ غیر منقولہ جائیداد ایک خستہ مکان معہ صحن واقعہ موضع کریم پور جس کی قیمت مبلغ یکصد روپیہ کل جائیداد کی قیمت بعد منہائی قرض تقریباً مبلغ ۱۷۰۰/- روپیہ ہے۔ اور میری ماہوار آمدنی بصورت ملازمت مبلغ اٹھارہ روپے ہے۔ اس کل جائیداد اور ماہوار آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتا ہوں۔

آمد کی کمی و بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ اگر اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بطور قیمت حصہ جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردوں۔ تو یہ رقم میری واجب الادا رقم سے منہا کردی جائے گی۔

العبد:۔ محمد الدین سپاہی ۲۲۲۳۶ پنجاب رجمنٹ ہیڈ کوارٹر کیمپ انبالہ چھاؤنی ۱۵/۱۵۔ گواہ شد:۔ محمد علی ولد احمد دین کریم پور۔ گواہ شد:۔ غلام احمد بلاقی پور ضلع جالندھر

۶۶

فوجی محکموں کیلئے

کلرکوں کی ضرورت ہے!!

مفت ٹریننگ
معقول تنخواہ
مزید ترقی کے امکانات
لکھنے پڑھنے کے کاموں سے دلچسپی رکھنے والے نوجوانوں کے لئے بہترین موقع

حکومت ہند (محکمہ لیبر) کی ٹیکنیکل ٹریننگ سکیم میں آج ہی داخل ہو کر مفت ٹریننگ اور ملازمت حاصل کیجئے۔

حکومت ہند نے محکمہ تعلیمات پنجاب کی مدد سے کلرکوں کی تربیت کے لئے ۷ ٹریننگ سنٹر قائم کئے ہیں۔ جہاں مندرجہ ذیل مضامین کی تعلیم دی جاتی ہے۔
(۱) ٹائپ کرنا (ٹائپ رائٹنگ Type-writing) (۲) مختصر نویسی (شارٹ ہینڈ Shorthand)
(۳) خلاصہ نویسی (پریسے رائٹنگ Precis writing) (۴) دفتری و سرکاری خط و کتابت (Official Correspondence)
(۵) حساب کتاب رکھنا (اکاؤنٹنسی Simple Accountancy) وغیرہ وغیرہ

ٹریننگ کی مدت تین سے چار ماہ تک

شرائط داخلہ:۔ (۱) ہر امیدوار بطور فوجی ملازم بھرتی کیا جاتا ہے۔ (ب) ہر وہ شخص جو برطانوی ہند یا کسی ہندوستانی ریاست کا باشندہ ہو۔ بلا لحاظ مذہب و ملت یا ذات پات داخل ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ:۔ (۱) داخلے کے وقت اس کی عمر ۱۷ سال سے ۴۱ سال کے درمیان ہو (۲) تندرست ہو اور صحت جسمانی مقررہ معیار کے مطابق ہو یعنی قد ۵ فٹ۔ پھیلا ہوا سینہ دو انچ۔ پھیلاؤ کے ساتھ ۳۲ انچ۔ وزن ۱۰۵ پونڈ۔ بینائی (دور کی نظر) ۶/۹ - ۶/۱۲ عینک یا بغیر عینک کے (۳) میٹرک تک تعلیم حاصل کی ہو۔ (میٹرک پاس امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی)

تنخواہ اور الاؤنس۔ ٹریننگ کے دوران میں امیدواروں کو ۱۴/۶۳ روپے ماہوار بطور تنخواہ اور الاؤنس ملتے ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے
(ا) بنیادی تنخواہ ۱۸-۰ روپے ماہوار۔ مشاہرہ ہنرمندی ۴-۲۶ روپے ماہوار میزان ۴-۴۴ ماہوار (ب) **دوسری رعائتیں** ۔ مفت راشن یا اس کے عوض ۱۵ روپے ماہوار۔ مفت رہائش یا اس کے عوض ۴ روپے ماہوار۔ حجامت اور دھلائی کا الاؤنس ۱۰ آنے ماہوار کل میزان ۱۴-۶۳ روپے ماہوار
سیکھنے والے کو ٹریننگ کی تکمیل کے بعد "حوالدار گریڈ ۳ کلرک" کے رینک اور گریڈ پر مقرر کیا جاتا ہے۔ اور انہیں اسی رینک اور گریڈ کی تنخواہ اور الاؤنس ملتے ہیں۔ "حوالدار گریڈ ۳ کلرک" ترقی کر کے "جمعدار ہیڈ کلرک" کے رینک تک پہونچ سکتا ہے۔ ہر شخص کو وہی تنخواہ اور دیگر رعایات دی جاتی ہیں۔ جو اس کے مساوی درجے کے فوجیوں کو حاصل ہیں۔ ہندوستانی فوج میں رینک اور گریڈ کی تنخواہوں کی شرح حسب ذیل ہے۔

رینک اور گریڈ	رینک کی تنخواہ	گریڈ کی تنخواہ	میزان	رینک اور گریڈ	رینک کی تنخواہ	گریڈ کی تنخواہ	میزان
حوالدار گریڈ ۳	۲۷ روپے ماہوار	۳۸ روپے ماہوار	۶۵ روپے ماہوار	حوالدار گریڈ ۲	۲۷ روپے ماہوار	۵۰ روپے ماہوار	۷۷ روپے ماہوار
حوالدار گریڈ ۱	۲۷ " "	۶۰ " "	۸۷ " "				
جمعدار ہیڈ کلرک	۷۵-۵-۱۰۰	۶۰ " "	۱۳۵-۵-۱۶۰				

تنخواہ کے علاوہ راشن مفت۔ جائے رہائش مفت۔ کپڑے مفت اور علاج مفت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی رعائتیں دی جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں حوالدار کلرک حسب ذیل شرح کے مطابق حسن کارکردگی کی تنخواہ (گوڈ سروس پے) کے مستحق ہوتے ہیں۔ نان کمیشن افسر کی حیثیت سے ۱ سال کی ملازمت کے بعد دو روپے ماہوار۔ نان کمیشن افسر کی حیثیت سے ۱ سال کی ملازمت کے بعد ۲ روپے ماہوار۔ نان کمیشن افسر کی حیثیت سے ۳ سال کی ملازمت کے بعد ۲ روپے ماہوار
سمندر پار جانے یا جنگ پر خدمت انجام دینے کی صورت میں مندرجہ ذیل الاؤنس دیئے جاتے ہیں۔
وطن سے دوری کا الاؤنس (صرف سمندر پار جانے والوں کے لئے) ۱۱ روپے ماہوار
بھتہ (اگر حقدار ہو) ۸ " "

نوٹ:۔ حوالدار کلرک نان کمیشن افسر ہوتے ہیں۔ اور جمعدار وائسرائے کمیشن افسر

ٹریننگ حسب ذیل تربیت گاہوں میں دی جائیگی۔ (۱) گورنمنٹ ہائی سکول امرتسر (۲) گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج دھرم سالہ (۳) گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر (۴) سنٹرل ماڈل سکول لاہور۔ (۵) وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کمرشل کلاسس لاہور (۶) گورنمنٹ ہائی سکول ملتان (۷) گورنمنٹ ہائی سکول سیالکوٹ

درخواست دینے کا طریقہ:۔ امیدواروں کو اپنے سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کے ذریعہ یا براہ راست اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب مدارس کے پاس یا ٹریننگ سنٹر کے ہیڈ ماسٹر صاحب کے پاس درخواست بھیجنی چاہیئے۔ جو موزون امیدواروں کے داخلے کا انتظام کرینگے۔ اور ٹریننگ سنٹر پہونچنے کے لئے سفر کی سہولتیں بہم پہونچائیں گے

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۰؍جولائی۔ اتحادی فوجیں آج صبح جنرل آیسن ہاور کی زیر کمان سسلی میں اترنا شروع ہوگئیں۔ اترنے سے پہلے اتحادی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ حملہ آور فوجوں کے ہمراہ بحری فوجیں بھی تھیں۔ جنرل آیسنہاور نے فرانسیسی لوگوں کو ریڈیو پر پیغام دیا۔ کہ سسلی پر حملہ یورپ کی آزادی کا پہلا مرحلہ ہے۔ آپ قبل از وقت کوئی بات نہ کریں۔ بلکہ احکام کا انتظار کریں۔

معلوم ہوا ہے کہ جو فوجیں سسلی میں اتری ہیں انہیں کینیڈین دستے بھی شامل ہیں اتحادی فوجوں کی پیشقدمی جاری ہے۔ الجیرس ریڈیو پر خبر سنائی گئی ہے کہ دشمن نے گذشتہ چند روز کے دوران میں سسلی میں بھاری کمک بھیجی ہے۔ سسلی پر حملہ چاندنی میں کیا گیا۔ اسوقت موسم خوشگوار تھا۔ فوجوں سے بھرے ہوئے اتحادی جہاز اپنے نگران جہازوں کے ہمراہ ان سرنگوں کو چیرتے ہوئے بڑھتے گئے جو دشمن نے بچھا رکھی تھیں۔ علاوہ ازیں محوریوں کی ساحلی توپوں نے بھی اتحادی جہازوں پر شدید گولہ باری کی۔ اطالوی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دشمن نے کل رات بھاری تعداد میں جہازوں ہوائی جہازوں اور پیراشوٹ دستوں کے ساتھ سسلی پر حملہ شروع کر دیا۔ الجیرس ریڈیو پر یہ خبر سنائی گئی ہے کہ اتحادی فوجیں سسلی کے ساحل کے مغربی سرے کے ایک ساحل پر ایک چٹان پر اتریں۔ جرمن اور اطالوی ہوائی جہاز جن پر جرمنوں کا کنٹرول ہے شدید مزاحمت کر رہے ہیں۔ رات کے وقت اس لئے حملہ کیا گیا کہ دن کے وقت اتحادی جہازوں پر سسلی کی ساحلی توپوں۔ ہوائی جہازوں نیز آبدوزوں کے لئے حملہ کرنا آسان تھا۔

نئی دہلی ۱۰؍جولائی۔ دہلی کے حلقوں میں اب یہ بات افواہ نہیں رہی۔ بلکہ یقین کی شکل اختیار کر چکی ہے کہ گاندھی جی حکام سے خط و کتابت کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں تازہ ترین رپورٹ یہ ہے۔ کہ گاندھی جی نے حال ہی میں مسٹر ایمری کو بھی ایک چٹھی لکھی ہے۔

احمد آباد ۱۰؍جولائی۔ پولیس کو آج شام پھر تقریباً پانچ سو اشخاص کے ایک جلوس کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلانا پڑی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اہل جلوس کے انکار پر انہیں منتشر کرنے کیلئے پولیس نے پہلے لاٹھی چارج کیا۔ اس پر ہجوم نے پولیس پر پتھر پھینکنے شروع کر دیئے۔ چنانچہ پولیس کو ایک فائر کرنا پڑا۔ ایک آدمی زخمی ہوگیا۔

واشنگٹن ۹؍جولائی۔ جنرل جیرو نے ایک تقریر میں بیان کیا کہ فرانس کی تین لاکھ فوج میں سے صرف ۷۵ ہزار سپاہی جدید ہتھیاروں سے مسلح ہیں۔ اور ہزاروں اچھے تربیت یافتہ سپاہی بے ہتھیار ہونے کے باعث مادر وطن کی خدمت کے لئے بیتاب ہیں۔ مسلح ہوتے ہی وہ اس جنگ میں سر سے کفن لپیٹ کر کود پڑیں گے۔ بہرحال ہمارے جو بھی ذرائع ہیں وہ اتحادیوں کی نذر ہیں۔ فرانس صرف اتحادیوں کی فتح کی امید اور بھروسہ پر ہی اسوقت زندہ ہے۔

واشنگٹن ۱۰؍جولائی۔ رائٹر کے سپیشل نامہ نگار کا بیان ہے کہ سسلی میں اس وقت تین لاکھ محوری فوج موجود ہے۔ کئی ہزار طیارے اور کئی ہزار ٹینک ہیں۔

واشنگٹن ۱۰؍جولائی۔ آج جنرل جیرو نے ایک پریس کانفرنس میں انکشاف کیا۔ کہ فرانس پر حملہ کرنے کے لئے امریکہ نے تین لاکھ سپاہی جمع کر لئے ہیں۔ یہ سپاہی موقعہ کی انتظار میں ہیں اور بہت جلد فرانس پر ہلہ بول دینے والے ہیں۔

لنڈن ۱۰؍جولائی۔ لنڈن میں اعلان کیا گیا کہ جنرل کیزیمیرز سوسن کوسکی پولینڈ کی فوجوں کے کمانڈر انچیف مقرر کئے گئے ہیں۔ سٹینیسلو میکو لاجزیک سے درخواست کی گئی ہے کہ نئی وزارت مرتب کریں۔

لنڈن ۱۳؍جولائی۔ برطانی اور کینیڈین افواج سسلی میں پی کی مو کے اہم شہر اور ہوائی اڈہ پر قبضہ کرنے کے لئے تین میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ یہ شہر جزیرہ کے جنوب مشرقی کونے پر ہے سسلی کے دو ہوائی اڈوں پر اتحادیوں کا پہلے بھی قبضہ ہو چکا ہے۔ سمندری کنارے سے پرسو میل لمبے علاقہ پر بھی اتحادی فوجیں پوری طرح قبضہ کر چکی ہیں۔ اور وہاں اپنے دفاتر بھی قائم کر لئے ہیں۔ ہمارے جو دستے گلائیڈروں سے دشمن کی ساحلی قلعہ بندیوں کے پیچھے اترے تھے۔ ان سے جا ملنے کے لئے پیدل فوجیں بڑھ رہی ہیں اور بعض جگہ جا بھی ملی ہیں اب تک اتحادی فوجوں کو بہت تھوڑا جانی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ ابھی تک دشمن کی فوجوں سے کوئی بڑا معرکہ بھی پیش نہیں آیا صرف سمندری کنارے کا بچاؤ کرنیوالی فوجوں سے مڈبھیڑ ہوئی۔ جزیرہ کے گھاٹوں پر اتحادی جب زبردست جنگی سامان اتار رہے ہیں۔ دشمن کی فوج نے پی کی مو کے شمال اور جنوب میں جم کر لڑنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہی۔ دشمن کے بیڑے سے بھی تا حال کوئی مقابلہ نہیں ہوا۔ سسلی پر فوجیں اتارنے میں دو ہزار اتحادی جہازوں نے حصہ لیا۔ اس حملہ میں کم سے کم ایک ہزار طیاروں سے کام لیا جا رہا ہے۔

ماسکو ۱۲؍جولائی۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ روسی فوجیں دشمن کا زبردست مقابلہ کر رہی ہیں۔ کل جرمنوں نے چار سو ٹینکوں اور بہت سی فوج کے ساتھ اوریل کے علاقہ میں روسی صفوں پر سخت حملہ کیا۔ مگر اسے روک لیا گیا۔ دشمن کے ۱۶۲ ٹینک اور ۱۳ طیارے برباد ہوئے۔ کل کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ دشمن کو ٹینکوں اور طیاروں کی کمک پہنچ گئی ہے۔ اور وہ ان کو زور کے ساتھ حملہ کرنے کے لئے از سر نو ترتیب دے رہے ہیں۔ کل کی لڑائیوں میں ۲۷۳ جرمن ٹینک اور ۸۳ طیارے تباہ کئے گئے تھے۔

لنڈن ۱۲؍جولائی۔ امریکہ کے جنگی وزیر ایک اہم کانفرنس میں حصہ لینے کے لئے برطانیہ پہنچ گئے ہیں۔

لاہور ۱۲؍جولائی۔ کل سر عزیز الحق اور جنگی ٹرانسپورٹ ممبر سر ایڈورڈ بنتھل نے پنجاب گورنمنٹ اور این ڈبلیو آر کے افسروں کے ساتھ ایک کانفرنس کی۔

لنڈن ۱۲؍جولائی۔ برطانی طیاروں نے کل بلجیم اور فرانس میں دشمن کے ٹھکانوں پر دن دہاڑے حملے کئے اور بہت سے انجن۔ جہاز اور بجر برباد کر دیئے یا ان کو نقصان پہنچایا۔

واشنگٹن ۱۱؍جولائی۔ کل رات امریکن طیاروں نے ایک جاپانی سمندری بیڑا نیو جارجیا کی طرف آتے دیکھا اور اس پر بمباری کر کے اسے واپسی پر مجبور کر دیا۔ پانچ پانچ سو پونڈ کے دو بم ٹھیک نشانہ پر بیٹھے۔ دشمن کی ایک بڑی چھاؤنی پر ۶۷ ٹن وزن کے بم گرائے گئے۔ جمعہ کے روز امریکی جہازوں نے ایلیوشنز میں جاپانیوں کی آخری چھاؤنی کسکا پر حملے کئے۔

لنڈن ۱۲؍جولائی۔ پرسوں رات انگریزی بیڑے کی اٹلانٹک کے فرانسیسی ساحل سے چالیس میل کے فاصلہ پر دشمن کی تین تارپیڈو کشتیوں سے جن کے ساتھ آر بوٹیں بھی تھیں۔ جھڑپ ہوگئی۔ ایک کشتی کو نقصان پہنچایا گیا، اور وہ ڈوب گئی ہوگی۔ ایک آر بوٹ کو بھی نقصان پہنچایا گیا ہمارے سب جہاز واپس آ گئے۔

چنکنگ ۱۲؍جولائی۔ مغربی یونن کے صوبہ میں جو جاپانی فوجیں گھس آئی تھیں انہیں پھر باہر نکال دیا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر